بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۷/۲۲ | ۵ صلح ۱۳۴۷ ہش ۴ شعبان ۱۳۸۷ھ ۵ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۲

ربوہ میں عیدالفطر کی نہایت بابرکت تقریب

نمازِ عید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی اور عید کے فلسفہ پر خطبہ ارشاد فرمایا

حضور نے خطبہ اور اجتماعی دعا سے فارغ ہونے کے بعد ازراہِ شفقت سب احباب کو شرفِ مصافحہ بھی عطا فرمایا

ربوہ ــــ یہاں عیدالفطر کی مبارک تقریب ۲ جنوری ۱۹۶۸ء مطابق یکم شوال ۱۳۸۷ھ بروز منگل اسلامی طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سادہ اور پُروقار طریق پر منائی گئی۔ اہلِ ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں جن میں مرد مستورات اور بچے سب شامل تھے، نیز دور و نزدیک سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب نے مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز عید ادا کی۔ حضور نے نماز پڑھانے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور نے قرآن مجید کی رو سے عید کے فلسفہ پر ایک نئے زاویۂ نگاہ سے روشنی ڈال کر اس امر کو واضح فرمایا کہ اگر ایک مسلمان قرآن مجید کی ایک خاص ہدایت پر عمل کرے۔ تو اس کے لئے ہر روز روزِ عید ثابت ہو سکتا ہے۔

ربوہ میں ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۶۸ء کو شوال کا چاند نظر آ گیا تھا۔ لہٰذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اگلے روز ۹½ بجے صبح نماز عید ادا کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ عید کے روز ۹½ بجے سے پہلے ہی نہ صرف ہزاروں کی تعداد میں اہلِ ربوہ بلکہ احمد نگر، چنیوٹ، سرگودھا، لائل پور، گوجرانوالہ، حافظ آباد، لاہور، گنج مغلپورہ، سیالکوٹ اور متعدد دیگر مقامات سے کثیر التعداد احباب آ جمع ہوئے حتیٰ کہ مسجد ہی نہیں بلکہ اس سے ملحقہ میدان بھی نمازیوں سے پُر ہو گیا۔ سالہا سالِ گزشتہ کی طرح امسال بھی عید کا اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت وسیع اور بارونق رہا۔ حسبِ سابق مستورات بھی بہت بھاری تعداد میں شامل ہوئیں۔ ان کے لئے مسجد کا جنوبی حصہ اور اس سے ملحقہ وسیع و عریض قطعہ زمین مخصوص تھا۔ جس کے گرد پردہ کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔

جب ۹½ بجے تک احباب مسجد مبارک اور اس سے ملحقہ شرقی میدان میں آ جمع ہوئے تو حضور نے مسجد میں تشریف لا کر نماز عید پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد واضح فرمایا کہ عید کے معنی بار بار آنے والی خوشی کے ہیں۔ اسی لئے جو دن ہر سال آتا ہے اور نئی خوشیاں لاتا ہے عید کہلاتا ہے۔ عیدالفطر ہر سال رمضان کا مہینہ پورا ہونے پر منائی جاتی ہے۔ اور اس لئے منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسنِ نیت اور اپنی رضا کے حصول کی خاطر رمضان کے روزے رکھنے اور اس کی مخصوص عبادات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر دیکھا جائے تو عید عبد اوّاب کے بار بار خدا کی طرف جھکنے اور ربِّ توّاب کے اپنے عبدِ اوّاب پر بار بار رجوع برحمت ہونے کی وجہ سے منائی جاتی ہے۔ اوّاب کے معنے ہیں صحیح اعتقاد اور صحیح عمل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور بار بار جھکنے والا۔ پس عیدالفطر جو رمضان کے بعد آتی ہے۔ ہمیں یہ یاد دلاتی ہے۔ کہ جس طرح رمضان کے روزے رکھنے اور اس کی مخصوص عبادات بجا لانے والوں کے لئے ظاہری طور پر بھی ایک خوشی کا دن مقدر ہوتا ہے۔ اور جو عید کہلاتا ہے اور بار بار آتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک مسلمان چاہے تو عبدِ اوّاب ہونے کی حیثیت میں حسنِ نیت اور صحیح اعتقاد اور صحیح عمل کے ساتھ روزانہ ہی اپنے ربِّ توّاب کے حضور جھک کر اس کی رحمت کا جلوہ اس رنگ میں دیکھ سکتا ہے۔ کہ روزانہ ہی وہ اس پر رجوع برحمت ہو اور اسے اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ حضور نے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۲۶ اور سورۂ ق کی آیات ۳۲ و ۳۳ کی رو سے ثابت فرمایا کہ جب بندہ بار بار اپنے رب کی طرف (استغفار کرتے ہوئے اور اس کی رحمت پر قوی امید رکھتے ہوئے) رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ توّاب اسے اپنی رحمت کا جلوہ دکھاتا ہے۔ اور اس طرح عبدِ اوّاب کے لئے خوشی اور عید کا موقعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

پس یہ دونوں عیدیں جو اسلام میں مقرر کی گئی ہیں ہمیں یاد دلاتی ہیں۔ کہ اگر تم چاہو تو تم ہر روز عید کا منہ دیکھ سکتے ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب بھی تم اوّاب ہونے کی حیثیت میں میرے آگے جھکو گے۔ میں توّاب ہونے کی حیثیت میں تمہارے لئے ایک نئی عید پیدا کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے لئے ہر دن کو عید کا دن بنائے۔

خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں نماز عید کے لئے آنے والے ہزاروں احباب شریک ہوئے۔ بعدۂ حضور نے مسجد میں موجود جملہ احباب کو ازراہِ شفقت مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ احباب نے حضور کی اقتدا میں نماز عید ادا کرنے حضور کے پُرمعارف خطبہ سے فیضیاب ہونے اجتماعی دعا میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے اور حضور سے مصافحہ کا خصوصی شرف حاصل کرنے کے بعد گھروں کو واپس لوٹنے سے پہلے بکثرت بہشتی مقبرہ جا کر وہاں حضرت اماں جان نوراللہ مرقدہا، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بزرگوں کے مزارات پر دعا کی۔ اس روز نماز ظہر سے قبل تک بہشتی مقبرہ میں بزرگانِ سلسلہ کے مزاروں پر دعا کی غرض سے جانے والوں کا تانتا بندھا رہا۔

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۴ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

● لاہور ۴ جنوری ۹ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے تاہم ابھی علاج جاری ہے۔ آپ پرسوں لاہور سے ربوہ تشریف لا رہی ہیں۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے۔

آمین اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہو گا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۸ء

گزشتہ ماہ رمضان کی اہمیت

رمضان جو مسلمانوں کے لئے خاص عبادت کا مہینہ ہے۔ اس دفعہ بھی حسب معمول آیا اور گزر گیا۔ یہ مہینہ واقعی بڑا متبرک ہے کیونکہ اس مہینہ میں وہ مسلمان بھی جو اسلام سے غافل ہو گئے ہیں۔ کسی نہ کسی حد تک بیدار ہو جاتے ہیں۔ اور ہجوم عبادت جو اس مہینہ کا خاصہ ہے۔ ان پر بھی ایک حد تک اپنا رنگ چڑھا دیتا ہے

آج جب مسلمان بھی دوسری قوموں کی طرح دین سے ناواقف ہو گئے ہیں۔ یہ امر غنیمت ہے کہ یہ عبادت کا خاص مہینہ ہر سال آکر ان کے بھی کندھے ہلا دیتا ہے، اور وہ اور نہیں تو کچھ نہ کچھ کسمسانے ہی لگتے ہیں۔ سو اس امر سے رمضان کی اہمیت بھی واضح ہو سکتی ہے۔ مومنوں کا رمضان کا چاند دیکھنے کا جوش و تردد تراویحوں کی مساجد میں رونقیں اور پچھلی رات سحری کے اہتمام قرآن مجید کے درس یہاں تک کہ ریڈیو وغیرہ کے پروگراموں میں تبدیلیاں ایسی چیزیں ہیں جو غافل سے غافل انسان پر بھی اثر انداز نہ ہوں۔ اس طرح بہت سے ایسے بشر ہو سکتے ہیں۔ جو اس مہینے کی شان عبودیت سے متاثر ہو کر اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کریں۔ اور آئندہ صراط مستقیم پر گامزن ہو جائیں اور فلاح دین و دنیا کے حقدار بن جائیں۔ سو اس لحاظ سے بھی یہ خاص عبادتوں کا مہینہ بحیثیت مجموعی ایک خیر کا مہینہ ہے

اس سے یہ بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ جو واقعی دین کا رجحان رکھتے ہیں اور بارہ مہینے یاد الٰہی کرتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے بھی یہ مہینہ کتنا باعث ازدیاد ایمان ہو سکتا ہے۔

اب جبکہ اس سال کا ماہ رمضان گزر گیا ہے توقع کی جا سکتی ہے، کہ اس مہینہ کے فیوض رائیگاں نہیں جائیں گے۔ اور ہر ذہنیت کے مسلمان اپنی اپنی بساط کے مطابق اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہوں گے۔

ماہ رمضان کے متبرک ہونے کی وجوہات ہر مسلمان پر عیاں ہیں۔ تاہم اس سال کے ماہ رمضان کی یہ بھی ایک خصوصیت بڑھ گئی ہے کہ اس میں قرآن کریم کی چودہ صد سالہ سالگرہ پاکستان میں منائی گئی ہے۔ یہ بات ہم احمدیوں کے لئے بھی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ اور چودھویں صدی کو جو یہ سعادت حاصل ہوئی ہے۔ وہ بھی آپ کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ اسی طرح جس طرح ماہ رمضان میں کسوف و خسوف آپ کی بعثت کا نشان ہیں۔

چونکہ ہمارے نزدیک چودھویں صدی سے ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز ہوا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ صدی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اسی طرح جس طرح سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت موسوی دور کی چودھویں صدی میں ہوئی تھی ہے۔ آپ کی خو بو پر آنے والا مسیح محمدی بھی محمدی دور کی چودھویں صدی میں ظہور پذیر ہوا ہے۔ اور یقیناً یہ بات آسمان پر پہلے طے ہو چکی تھی کہ زمین پر نزول قرآن کی پہلی سالگرہ بھی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے آغاز کی صدی میں منائی جائے۔ جو سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ امی وابی) کے غلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امامت کا دور ہے۔ اور جو ہمارے ایمان کے مطابق اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص طور پر اشاعت اسلام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔

اس طرح گزشتہ ماہ رمضان ہمارے لئے اور بھی زیادہ متبرک ہے۔ کیونکہ اسی ماہ رمضان میں نزول قرآن کی سالگرہ چودہ سو سال پر پہلی دفعہ منائی گئی ہے۔ کیا یہ مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا آسمانی نشان نہیں ہے۔ کہ زمین نے بھی چودھویں صدی کو یہ اعزاز بخشا ہے۔ جو حقیقت ہے کہ پہلے کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ آیا تھا۔ مسلمان خاص طور سے اسی صدی کو اس مبارک سالگرہ کو منانے کے لئے پہلی دفعہ منتخب کریں گے۔ ہمارا یقین ہے کہ یہ بات اللہ تعالےٰ کے فرشتوں ہی نے ان کے دلوں میں ڈالی ہے۔

بالخصوص احمدیوں کے لئے یہ خاص شکر گزاری کا موقعہ نہیں ہے۔ اس طرح کیا یہ ماہ رمضان ہمارے لئے اور بھی ازدیاد ایمان کا باعث نہیں ہوا؟ آؤ ہم اس کے آستان پر نہایت تشکر کے جذبات سے بھرپور دلوں کو رکھ دیں۔ تاکہ ہمیں زیادہ سے زیادہ اس کام کو سرانجام دینے کی توفیق حاصل ہو۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا ہے۔ یعنی باری تعالےٰ کی توحید اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تمام دنیا کے کناروں پر گاڑ کر دم لیں۔ آؤ اللہ تعالےٰ سے خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کریں کہ وہ ہمارا مددگار ہو۔ اور ہمارے ذریعہ دنیا کو ان تباہیوں سے بچائے۔ جن میں انسانوں کی سرکشی نے دنیا کو آج ڈال دیا ہے۔ آمین ثم آمین۔

ملائک ہیں خود پاسبانِ خلافت

سمجھتے ہیں وابستگانِ خلافت
ملائک ہیں خود پاسبانِ خلافت

جو مومن بجا لائیں اعمالِ صالح
ہے ان کے لئے ارمغانِ خلافت

یہ تعبیر ہے قدرتِ ثانیہ کی
درخشاں نشاں ہے نشانِ خلافت

خلافت حقیقت میں حبل المتین ہے
حصارِ یقیں کو ہے شانِ خلافت

دلِ کفر و الحاد میں ہم ہیں ناوک
چلاتی ہے جن کو کمانِ خلافت

ہُوا ہے یہی فیصلہ آسماں پر
کہ ناصر ہے شایانِ شانِ خلافت

کوئی خوف تنویرؔ کو ہے نہ غم ہے
ہے حاصل اسے آستانِ خلافت

تنویر

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

کی

ایک تقریر

خدمتِ دین کیلئے زندگیاں وقف کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے

ربوہ ۲۴ر نومبر کو بعد نماز عصر احاطہ خلافت لائبریری میں لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ (جو حال ہی میں امریکہ سے واپس تشریف لائے ہیں) مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب اور مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب (جو اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے عنقریب بیرون ملک تشریف لے جا رہے ہیں) کے اعزاز میں عصرانہ دیا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی۔

اکل و شرب کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ اسکے بعد مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔اے صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے مبلغین کرام کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں تینوں مبلغینِ کرام نے باری باری تقاریر فرمائیں۔ اس کے بعد حضور نے قیمتی ارشادات سے نوازا اور بعدہٗ اجتماعی دعا کروائی۔

حضور کی تقریر کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(خاکسار سلطان احمد پیرکوٹی رکن صیغہ زود نویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے

کہ اس نے سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ایک حد تک توفیق عطا کی ہے اور یہی جماعت ہے جس میں ایک ایسا گروہ اس کے فضل سے پیدا ہؤا ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کیں اور پھر اپنی ساری زندگیوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خدمت میں صرف کیا اور وہ لوگ جنہیں اپنی زندگیوں کو اس مقصد کے لئے وقف کرنے کی توفیق ملتی ہے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں (جیسا کہ مَیں ابھی بتاؤں گا) بڑی ہی عزّت اور محبّت کا مقام پاتے ہیں۔ اس لئے ایک تو ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کی قدر کریں اور انہیں عزّت کی نگاہ سے دیکھیں۔ دوسرے خود ان لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسان پر ہمیشہ شکر گزار بندے بنے رہیں اور جو عزّت اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے (جس کے مقابلہ میں دنیا کی ساری عزّتیں ہیچ ہیں) وہ اس کی قدر کریں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ تم خیر امّت ہو کیونکہ تمہارے اندر یہ وصف پایا جاتا ہے کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو۔

یہ امّت کا ایک فریضہ ہے

جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن ساری امت ہر وقت پوری ذمہ داری کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرنے کے قابل نہیں تھی۔ ساری امّت کے لئے اس طرح زندگی وقف کرنا ممکن نہیں تھا۔ اس لئے گناہ سے انہیں بچانے کے لئے ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ جس حد تک تم سے ممکن ہو سکے اس فریضہ کی ادائیگی میں لگے رہو لیکن ایک گروہ ایسا ضرور ہونا چاہیئے کہ (وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ) جو اپنی زندگیوں کو خدا کی راہ میں وقف کریں اور اس فریضہ کو بجالانے والے ہوں۔

نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات اتنی پسندیدہ اور محبوب ہے کہ جب تک امّت اس فریضہ کو ادا کرتی رہتی ہے اور امّت میں ایسا گروہ قائم رہتا ہے اس وقت تک وحی کی برکات سے اُسے نوازا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب میری امّت اس فریضہ کو نظر انداز کر دے گی اور اپنی ذمّہ داری کو ادا نہیں کرے گی تو حُرِمَتْ بَرَكَةَ الْوَحْيِ وحی کی برکتوں سے اُسے محروم کر دیا جائے گا۔ پس یہ برکتیں جن کا تعلق وحی کے ساتھ ہے امّت کو ایسے لوگوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں ہی ملتی ہیں کہ جو اپنی ساری زندگیاں اس فریضہ کی ادائیگی میں خرچ کرتے ہیں۔ غرض اتنا بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے وقف زندگی کے ساتھ باندھ دیا ہے اس لئے دعا ہے کہ ہمارے مبلّغ بھی اس احسان کو پہچانیں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر کیا ہے اور جماعت بھی اس احسان کو کبھی فراموش نہ کرے جو واقفین کے ذریعہ ان پر اللہ تعالیٰ کر رہا ہے اور خدا کرے کہ ہمیشہ ہی

جماعت علی العموم اور واقفین زندگی

بالخصوص اس فریضہ کو خلوصِ نیت کے ساتھ اور پوری ذمّہ داری کے ساتھ اس طرح ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ان کی یہ قربانی اور ایثار مقبول ہو جائے اور جماعت وحی کی برکات سے ہمیشہ مستفیض ہوتی رہے۔

اِس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی +

روحانی نہر

• الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔

• آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

ربوہ ۹ دسمبر ۱۹۶۷ء۔ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ حلیمہ بشریٰ بنت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری مدبر ہفت روزہ بدر قادیان کا نکاح ہمراہ مکرم رانا محمد ارشد صاحب (ابن مکرم رانا محمد عبد اللہ صاحب بہاولپور) پروفیسر گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کراچی بعوض مبلغ پانچ ہزار پانچ روپیہ مہر پڑھا۔

اس موقع پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی رکن شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

جس نکاح کے لئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں وہ عزیزہ حلیمہ بشریٰ بنت مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری حال ساکن قادیان کا ہے جو عزیزم مکرم محمد ارشد صاحب ایم۔ ایس سی ابن مکرم رانا محمد عبد اللہ صاحب کے ساتھ ۵۰۰۵ روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔

عزیزہ حلیمہ بشریٰ کے والد

قادیان میں خدمتِ دین اور خدمتِ احمدیت میں چوبیس گھنٹے مصروف ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ ہم ان کے لئے، ان کے خاندان کے افراد کے لئے اور اگر ان کے خاندان کے افراد کے رشتے ہوں تو ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔ سو آپ اب بھی دعا کریں اور بعد میں بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔ یہ رشتہ ان کے لئے خوشیاں لانے والا اور ان کے دل اور رُوح کو سکون پہنچانے والا ہو۔

(اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دُعا فرمائی)

جلسہ سالانہ کی برکات و فیوض

(مکرم ملک محمد اعظم صاحب دار العلوم ربوہ)

جلسہ سالانہ میں شامل ہونا اللہ تعالیٰ کے بڑے ہی فضلوں کا موجب ہے۔ وہی لوگ اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں جو باقاعدہ ہر سال اِس اجتماع میں شمولیت فرماتے ہیں۔ ہزاروں احباب ایسے ہیں جنہوں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی وجہ سے الٰہی برکات و فیوض کو بچشم خود دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ ثالثہ کا تیسرا مبارک جلسہ آرہا ہے جس میں ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بیش بہا روحانی خطابات سے مستفید ہوسکیں گے جلسہ میں شمولیت کا ارادہ رکھنے والے تو تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ میں یہاں اُن احباب سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جو امسال کسی اپنی مجبوری کی وجہ سے جلسہ میں شمولیت کا ارادہ نہیں رکھتے۔ ایسے بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا یہ ارادہ ترک کر دیں اور جلسہ میں ضرور شمولیت فرمائیں۔ وہ یاد رکھیں کہ ذاتی نقصان یا ذاتی مجبوری دینی اور روحانی نقصان کے بالمقابل کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہاں میں اپنا ایک معمولی سا واقعہ درج کرتا ہوں۔

خاکسار کو ۱۹۵۸ء میں احمدیت کا علم بذریعہ اپنے محسن چچا کیپٹن ملک شیر محمد صاحب آف چک ۹ ملکوال ہوا جبکہ میں دسویں کا امتحان دینے والا تھا۔ جنوری ۶۰ء میں جلسہ سالانہ پر آیا۔ بیعت کی نیت نہ تھی بلکہ یہ دیکھنے کے لئے آیا تھا کہ آیا جماعتِ احمدیہ کے علماء بھی سٹیج پر ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور ان میں بھی احساسِ کمتری پایا جاتا ہے؟ مگر میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب یہ دیکھا کہ احمدی علماء سٹیج پر آکر یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کو اقامتِ دین کے لئے کھڑا کیا ہے۔ ہم اکنافِ عالم پر حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کریں گے زمین کے چپہ چپہ پر نعرۂ تکبیر بلند کرنا ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے اور ہم انشاء اللہ یہ کام کرکے دکھا دیں گے۔ میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ جماعت ضرور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی کی گئی ہے۔

۲۴ جنوری ۶۰ء کو جلسہ سالانہ کے آخری روز شرفِ بیعت نصیب ہوا۔ واپسی پر ارادہ کیا کہ جب تک زندہ رہوں گا جلسہ سالانہ میں شمولیت کی ضرور کوشش کرتا رہوں گا۔ دسمبر ۶۰ء میں پھر جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس وقت میں گجرات نارمل سکول میں جے وی کا کورس کر رہا تھا۔ ۲۴ دسمبر کو میں نے رخصت کی درخواست دی کہ مجھے اپنے مذہبی سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے ایک ہفتہ کی رخصت دی جائے مگر انچارج کلاس نے درخواست رد کردی۔ دوبارہ منت سماجت کی مگر بے سود۔ ہیڈ ماسٹر صاحب سے ملا انہوں نے جواباً فرمایا کہ انچارج سے رخصت منظور کروائیں۔ پھر انچارج صاحب کے پاس آیا مگر بے سود۔ بڑا پریشان تھا دعا بھی کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

۲۵ دسمبر کو جب انچارج صاحب نے پھر انکار کیا تو میں نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے ذکر کیا کہ وہ جان بوجھ کر رخصت نہیں دے رہے۔ وہ کہنے لگے کہ آپ انہیں سے پہلے درخواست Recomend کروائیں القصہ ۲ بجے کے قریب میں انچارج صاحب کے گھر گیا۔ اطمینان سے ذکر کیا کہ ہم احمدی ہیں ہمارے لئے جلسہ میں شامل ہونا لازمی ہے۔ مذہبی معاملہ ہے آپ مجھے ثواب سے محروم نہ کریں۔ بڑی تگ و دو کے بعد وہ مان گئے اور کہا کہ تم کو سات دن کا وظیفہ نہیں دے گا۔ میں نے منظور کر لیا اور فوراً سٹیشن پر پہنچا اور بغیر بستر لئے (کیونکہ شہر سے اگر میں سکول آتا تو گاڑی نکل جاتی اور پھر میں جلسہ میں شامل ہونے سے ایک دن لیٹ ہو جاتا تھا) رات ۹ بجے ملکوال سٹیشن پر پہنچا وہاں گاڑی دیر تک رکتی ہے گاڑی رُکی فوراً بازار گیا اور وہاں اپنی آڑھت کی دکان سے رضائی طلب کی مگر صرف گدا مل سکا۔ اسی کو غنیمت جان کر دوڑ کر اسی گاڑی پر سوار۔ صبح ۲۶ دسمبر ۶ بجے ربوہ پہنچ گیا۔ میرے چچا جان مجھے اچانک دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے مجھے تو خیال تھا کہ تم اس دفعہ نہیں پہنچ سکو گے۔ اس واقعہ کے ذکر سے میرا مقصود یہ بتانا ہے کہ انسانی کے سامنے اگر رکاوٹ پیش نہ آئے تو دینی اور روحانی کام کے بالمقابل ان رکاوٹوں کو دُور کیا جا سکتا ہے۔ میں یتیم تھا۔ کسی کے سہارے پڑھ رہا تھا۔ گجرات سے ربوہ آنے جانے کا کرایہ، سات دن کے وظیفہ کے کٹ جانے کا خیال۔ پھر سفر کی صعوبت اور بغیر بستر کے آنے کی میں نے چنداں پرواہ نہ کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس ارادہ کی ہی یہ برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں ربوہ مستقل طور پر لا بسایا۔ یہ اس قادر و قیوم کا کس قدر فضل ہے کہ میری حقیر کوشش میں اس نے اتنی برکت رکھی۔ حالانکہ اس وقت کے حالات کے مطابق میرا جلسہ پر آنا بہت مشکل تھا۔

پس میں اپنے احمدی بھائیوں سے یہ کہوں گا کہ وہ ان بابرکت ایام میں اپنی مجبوری اور ذاتی نقصان کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ضرور ربوہ تشریف لائیں اور دین کو دنیا پر مقدم کر دکھائیں اور جلسہ سالانہ کی روحانی برکات سے مالا مال ہوں ٭

7

میری اہلیہ صاحبہ مرحومہ

(از سردار مصباح الدین صاحب)

میری اہلیہ محترمہ مرحومہ ایک دہقان کی بیٹی تھی۔ گھر میں دودھ گھی کی فراوانی تھی۔ پلوٹھی اور لاڈلی بیٹی تھی اناج کی نسبت زیادہ دودھ گھی سے پرورش پائی اور ایسی توانائی پائی کہ بارہ پندرہ سیر دودھ دینے والی بھینس کا دودھ ہلکے پھلکے انداز میں ایک ہی سانس میں دوہ لیتی تھی آج سے ساٹھ برس قبل ایک دہقان لڑکی کے لئے چرخہ کاتنا۔ چکی پیس لینا چولہے کے کام سے واقف ہونا۔ گائے بھینس پال رکھنے کا اہل ہونا امور خانہ داری کا ضروری تربیتی کورس متصور ہوتا تھا مرحومہ نے ان سب کاموں میں خاص تکمیت پائی تھی۔ ساتھ ہی ایک اچھے قاری صالح احمدی بزرگ سے ناظرہ قرآن شریف بھی پڑھا تھا۔ والدین نے اپنی دہقانی استعداد اور اپنی دعا اور خواہش کی پرواز کے لحاظ سے عالم بی بی نام رکھا اور ان کی یہ دعا اور خواہش اس درجہ تک پوری ہوئی۔ کہ بچپن سے لے کر آخیر عمر تک اس سے تعلق رکھنے والوں میں سے نہ صرف یہ کہ اس کے منہ سے نکلی ہوئی کسی بات کے پورا کرنے میں کسی نے فرق روا رکھا بلکہ ان کی خواہش رہتی کہ مرحومہ کوئی خدمت انہیں بتلائیں اور وہ اسے بجا کر مسرور ہوں مرحومہ سے تعلق رکھنے والی بعض بہنوں کا یہ کہنا ہے کہ مرحومہ کے ماتھے کا ایسا ستارا تھا کہ اس کے سامنے ہو جانے پر ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ اس کے منہ سے نکلی ہوئی بات بلا توقف خوشی سے پوری نہ کر دی جائے۔

مرحومہ ماں باپ کے گھر میں تو صرف ناظرہ قرآن شریف ہی پڑھا تھا۔ میری رفاقت میں جب آئیں تو اردو نوشت و خواندہ میں بھی اس حد تک دسترس حاصل کر لی کہ سلسلے کی کتب۔ اخبار۔ رسالے کی ضروری استعداد حاصل ہو گئی۔ استاذی المکرم حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کی اہلیہ محترمہ سے قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھ لیا۔ اور ان سے دیگر ضروری دینی مسائل کی واقفیت بھی حاصل کر لی۔ پختگی ایمان میں تو مرحومہ کو ایمان العجائز کا مقام حاصل تھا۔ عملی دائرہ میں نہ صرف پنجوقتہ نماز کی پابند تھی بلکہ نماز تہجد کی توفیق سے بھی بہرہ ور تھی۔ تلاوت قرآن کریم غذا روح تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے جو گذشتہ سال مستورات میں درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ تو مرحومہ چنیوٹ سے سفر کر کے درس میں شامل ہوتیں۔ درود شریف پڑھنا مرحومہ کا خاص وظیفہ تھا کوئی مقصد درپیش آ جاتا تو کئی کئی سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی نذر مان بیٹھتیں۔ اور مقصد کے بر آ جانے پر بھی بطور شکر باری تعالیٰ سینکڑوں مرتبہ درود شریف شریف ہی پڑھتیں۔ لڑکے لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھانا زندگی بھر کا محبوب شغل رہا۔ مرحومہ رویاء صالحہ بلکہ کشوف کی نعمت سے بھی بہرہ ور تھیں رویاء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتی رہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے بھی مشرف ہوتی رہیں۔

مرحومہ ایک مثالی بیوی تھی۔ شوہر سے وابستگی اس قسم کی دل پر مرتسم تھی۔ کہ دل کہے۔ جان کہے۔ نگاہ کہے اس وابستگی کی گہرائی اور گیرائی کے اثر سے گاہے گاہے اپنے نہاں خانۂ دل کی یہ آواز زبان پر لا کر مجھے مخاطب کر کے کہتی رہیں۔ کہ میری یہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے ہاتھوں میں میرا اس جہان سے جانا ہو۔ گو مجھ پر جو گذری سو گذری مرحومہ کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی۔ خدا کی عبادت کے بعد شوہر کی خدمت مرحومہ کی زندگی کا نصب العین رہا۔ خود پھٹا پرانا بھی پہن لیا۔ لیکن شوہر کی وضعداری قائم رکھنے کے احساس سے اُسے ستھرا اور بے داغ لباس پہنے بغیر گھر سے باہر نہیں نکلنے دیا۔ ایک وقت مجھ پر ایسا بھی آ گیا کہ میرا زیب تن کوٹ بوسیدہ ہو گیا۔ نیا بنوانے کی بھی استطاعت نہ تھی۔ حالات زندگی میں ایک ایسی تبدیلی بھی رونما ہو گئی کہ میں نے کہا کہ میں اب کوٹ نہ بھی پہنوں تو مجھ میں کیا فرق آ جائے گا۔ سن کر کہا۔ نہیں۔ اب ہرگز نہ ہوگا۔ اس تبدیلی حالات کے باوجود آپ اسی وضع میں باہر چلیں پھریں گے جس میں ہمیشہ سے لوگوں کی نگاہیں آپ کو دیکھتی چلی آ رہی ہیں۔ اور مرحومہ نے مجھے نیا کوٹ پہنا دیا۔ الغرض ہر قدم پر اپنی جان پر شوہر کے وجود کو مقدم رکھتے گا۔

خوب ہی کا اس نے سنبھالا عہد جو دل کیا

جیسے کہ ذکر کیا۔ مرحومہ ایک دہقانی لڑکی تھی۔ بہرحال عورت تھی۔ اور اس موجودہ زینت الحیات الدنیا کے عہد میں کوئی ساٹھ برس زندگی گذاری لیکن اس دنیا کی کوئی زینت۔ کوئی کشش اسکے دل کو اپنی طرف مائل نہ کر سکی۔ سادہ بالعموم سوتی لباس زیب تن رہا معاشرے کے عامۃ الناس کو میسر آنے والی غذا پر طبیعت شاکر رہی بکھر سے دل سے قانع رہی۔ سونے چاندی کے کسی زیور کا تو کیا ذکر سکے کا بھی ایک چھلہ انگلی پر نہ تھا۔ لیکن زینت الحیات الدنیا سے مرحومہ کا دل اس قدر مستغنی رہا کہ کبھی لمحہ بھر کے لئے بھی اسکے دل پر یہ نہ گذرا۔ کہ جن زینتوں سے اس کے عہد کی دوسری بہنیں مالا مال ہیں۔ اُن سے اسے کوئی حصہ حاصل نہیں۔

وہ وجود جن کی انتظار میں امت کے افراد تیرہ سو سال انتظار کرتے کرتے گذرتے چلے گئے۔ اس کا عہد پا لینے اور اس پر ایمان لے آنے والوں میں داخل ہو جانے کی سعادت حاصل ہو جانے سے مرحومہ کا دل اس قدر سرشار اور مسرور تھا۔ کہ اس سعادت کی دولت پا لینے کی بدولت دنیوی لحاظ میں کمی یا حرمان احساس مرحومہ کے دل کے کبھی قریب تک بھی قریب تک بھی بھٹکنے نہ پایا۔

نظافت اور طہارت کے بارے میں مرحومہ بڑی حساس تھی اور دل و نگاہ کی پاکیزگی میں عشق بصر ہی شعار نہ تھا کہ کسی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بھی دل ہمیشہ ساتھ نہیں دیتا۔ بلکہ مرحومہ قاصرات الطرف کی صفت کی حامل تھی۔ دینی غیرت میں امتیازی درجہ پایا تھا۔ اپنی ایک بہن کے منہ سے جو سلسلہ کے خلاف کلمہ نکل گیا تو تادم عمر پھر اس کا منہ نہیں دیکھا۔ گھر سے باہر نکلنے پر مرحومہ کو جب ایسے رستہ پر گذر ہوتا۔ جہاں سائل کے ہاتھ پھیلائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ تو مرحومہ جیب میں کچھ نقدی لیکر نکلتی اور حسب توفیق سائلین کے ہاتھ پر کچھ نہ کچھ رکھتی چلی جاتی۔ خدا کے خاص فضلوں میں سے مجھ پر یہ احسان رہا کہ میرے گھر میں کثرت سے مہمان آتے رہتے مرحومہ کی مدد کے لئے کوئی مددگار رکھنا کبھی بھی میری استطاعت میں نہ ہوا۔ لیکن مرحومہ کی ہمت اور کشادہ دلی کا یہ عالم کہ خواہ کتنے ہی مہمان آئیں اور خواہ کسی وقت بھی آئیں فوری پوری خوشدلی سے ان کی مدارت کا فریضہ سرانجام دیتی۔ مرحومہ کو جلد کھانا تیار کر لینے کا ملکہ خاص حاصل تھا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ساری رہائش گاہ میں مہمانوں کے لئے خالی کر دی جاتی اور حسب توفیق ان کی خدمت کا شوق پورا کیا جاتا۔ قادیان میں تو اپنا مکان تھا۔ پاکستان میں آ جانے پر ربوہ میں اپنا مکان بنانے کی استطاعت نہ ہو سکی تو میرا کنبہ بھی بطور مہمان ہی جلسہ سالانہ میں شامل ہوتا کسی چھولداری یا خیمہ وغیرہ میں جا ڈیرہ کرتے۔ قادیان میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کی روایت کو قائم رکھنے کے جذبہ سے مرحومہ ابتدائی ظروف۔ بکریاں سے اشیاء خورد مانگوں کا ٹرک ساتھ رکھ لیتی۔ اور جلسہ کے تینوں دنوں کے دوران اپنے ڈیرے پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کا شوق پورا ہوتا رہتا۔ وا حسرتا اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے گھر کی اس دائمی روایت کے پورا کرنے کے جذبہ کی تسکین نہ ہو سکے گی۔ کہ

آں قدح بشکست وآں ساقی نماند

مرحومہ بڑی موصیہ تھیں۔ نہ صرف یہ کہ اپنی ہی وصیت کے حساب صاف رکھنے کے بارے میں وہ از حد حساس رہ کر اپنا حساب پاک رکھا۔ بلکہ ایک عرصہ سے میرے حساب میں جو بقایا چلا آ رہا تھا مرحومہ ہر روز حلقہ احباب میں چلو پچی کے منتظر بیقرار ہو کر کسی جگہ تعاون کیسی میں میری طرف کچھ رقم کی قسط ڈلوا کر میرے حساب وصیت کے بھی پاک ہو جانے کا انتظام کر گئی۔

مرحومہ کو خدا تعالیٰ نے روحانی خوشیوں کے ساتھ دنیوی خوشیوں سے بھی نوازا۔ مرحومہ کو اولاد در اولاد دیکھنی نصیب ہوئی۔

ربوہ میں خود حضرت امام جماعت ایدہ اللہ نے مقبرہ کے میدان میں تشریف لا کر باوجود طبیعت کی ناسازی کے بعد جماعت مومنین نماز جنازہ پڑھی۔ اور لواحقین کے ساتھ شریک غم ہونے کا اظہار فرمایا۔ مرحومہ کو حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے بہت ہی محبت تھی۔ کچھ میرے ذاتی اور کچھ میرے بیٹوں کے تعارف سے باہر کی جماعتوں میں سے کراچی۔ پشاور اور چنیوٹ کی جماعتوں نے جنازہ غائب پڑھا۔ اور اس قبیل میں مرحومہ ایسی خوش قسمت نکلیں کہ اس کے اصلی وطن قادیان میں سے بھی جماعت قادیان نے مسجد اقصیٰ میں مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی اور ان تمام خوش نصیبوں پر مستزاد مرحومہ کی خوش نصیبی کا یہ عالم کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی قبر کے جوار میں اپنے متبعین میں سے جن عبداً قطا ما هدو الله میں شمار ہونے والوں کی قبریں دکھائی گئی تھیں۔ اُن کے جوار میں مرحومہ نے بھی جگہ پالی اور بحکم

آخر گل اپنی صرفِ درِ میکدہ ہوئی
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۴۱

میں نسیم فردوس بنت چوہدری محمد یعقوب صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اس وقت پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامۃ:۔ نسیم فردوس

گواہ شد:۔ ظفر احمد حسنی ناظم اطفال خدام الاحمدیہ گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب لائلپور

گواہ شد:۔ محمد یعقوب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال ۱۲۱ ج ب لائلپور۔

مسل نمبر ۱۹۱۴۲

میں حیات بی بی زوجہ رحمت خان صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۰-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مہر ۵۰۰/- ادا شدہ

زیور ۵۶۰/- روپیہ

نقد ۱۷۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا حیات بی بی

گواہ شد:۔ رحمت خان سابق امام مسجد لنڈن خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ نصیر احمد خان موصی ۱۷۰۷۵ دھیر کے کلاں ضلع گجرات

مسل نمبر ۱۹۱۴۳

میں بیگم عابدہ ربانی زوجہ ملک بشارت ربانی صاحب قوم پٹھان لودھی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱۲-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مہر ۵۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند

زیور مالیتی ۱۵۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ بیگم عابدہ ربانی

گواہ شد:۔ غلام سرور رضانی آبادکار بیرون شاہدولہ گیٹ گجرات

گواہ شد:۔ زوجہ نصیر احمد مربی سلسلہ احمدیہ گجرات۔

مسل نمبر ۱۹۱۴۴

میں سردار بی بی زوجہ محمد حسین صاحب قوم موچی پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوتے ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ آمد کوئی نہیں ہے

مہر ۳۲/- بذمہ خاوند

زیور ۱۸۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا سردار بی بی زوجہ محمد حسین صاحب ساکن بھوتے ڈاکخانہ جبر پور براستہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات

گواہ شد:۔ شیخ عبد الغفور گجرات

گواہ شد:۔ محمد اکبر محلہ بخشو پورہ گجرات

مسل نمبر ۱۹۱۴۵

میں نذیر بیگم بیوہ چوہدری احمد سعید مرحوم قوم راجپوت منہاس خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلدیہ کالونی ۹/۱ ڈی کراچی نمبر ۲۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۸-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

مہر ۲۵۰/- روپے

زیور مالیتی ۹۰/- روپے

ایک مکان واقع ہیلاں ضلع گجرات

مالیتی ۳۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

نشان انگوٹھا: نذیر بیگم

گواہ شد:۔ فضل الرحمان پریذیڈنٹ حلقہ لیاقت آباد

گواہ شد:۔ فضل الرحمان پریذیڈنٹ حلقہ لیاقت آباد

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی

مسل نمبر ۱۹۱۴۶

میں نذیر حسین ولد محمد حسین صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۶ء جنوری ساکن ۵/۱۲۲-۲ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ نشان انگوٹھا: نذیر حسین

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد صاحب مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ خلیل الرحمان صاحب ولد شیخ حبیب الرحمان سیکرٹری ضیافت کراچی

مسل نمبر ۱۹۱۴۷

میں پروین اختر زوجہ محمد یعقوب خان صاحب قوم قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱۳۵-۲ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ آمد کوئی نہیں ہے

مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپیہ

زیور مالیتی ۲۳۴/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ پروین اختر اہلیہ محمد یعقوب

گواہ شد:۔ محمد یعقوب خان خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ربوہ کا مشہور تحفہ

ہاضمون

ہاضمہ کی تمام خرابیوں کے لئے بہترین چورن

تیار کردہ:۔ حکیم نذیر احمد ساقی تاج الاطباء رجسٹرڈ طبیب یونانی

دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ٹنڈر نوٹس محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ مغربی پاکستان

زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ ہذا کے منظور شدہ اے کلاس ٹھیکیداروں سے جنہوں نے ۱۹۶۸ء کی فیس جمع کروا کر دکھا دی ہے مورخہ ۱۵/۱/۶۸ بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو کہ اسی روز وقت مقررہ پر متعلقہ ٹھیکیداران یا ان کے مقرر کردہ ایجنٹوں کے روبرو کھولے جائیں گے۔ ٹنڈروں میں رقوم ہندسوں کے علاوہ لفظوں میں بھی تحریر ہونی چاہئیں۔ ٹنڈروں کے ہمراہ زرضمانت کی رسید چالان فارم یا ڈیپازٹ ریٹ کال کی صورت میں ہر کام کے لئے الگ الگ منسلک ہونا ضروری ہے۔ بصورت دیگر ٹنڈر قابل قبول نہ ہوں گے۔ زیر دستخطی کو بغیر وجہ بتائے ایک یا تمام ٹنڈروں کو منسوخ کرنے کا حق ہوگا۔ ٹنڈر بذریعہ تسلی گراف قبول نہیں کئے جائیں گے۔ کاموں کی تفصیل اور دیگر شرائط دفتر ہذا میں کسی روز اوقات کار میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

نوٹ: ٹنڈر فارم مورخہ ۱۳/۱/۶۸ تک دفتر ہذا سے جاری کئے جاویں گے۔

سیوریج سکیم گلستان کالونی لائل پور

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ کام	زرضمانت	میعاد
۱	گروپ نمبر ۱ بلاک جی و ایچ ۶" اور ۹" قطر کے آر سی سی ایس اور ایس پریشر ٹائپ پائپ سپلائی مہیا کرنا بچھانا۔ ریڈنگ سے جوڑنا اور ٹسٹ کرنا مع تعمیر مین ہولز ہر طرح مکمل۔	۵،۲۳،۰۰۰/-	۱۰،۴۶۰/-	۹ ماہ
۲	۱۵" اور ۱۸" قطر کے آر سی سی ایس اور ایس پریشر ٹائپ پائپ برائے مین سیور مہیا کرنا بچھانا ریڈنگ سے جوڑنا اور ٹیسٹ کرنا مع تعمیر مین ہولز ساتھ ہی ڈسپوزل ورک مکمل کرنا مع فرچر دینٹ شفٹ و ڈیواٹرنگ مکمل	۱۵،۱۵،۰۰۰/-	۱،۳۰۰/-	۹ ماہ
۳	گروپ نمبر ۳ بلاک کے والف اور ڈسچارج پائپ ۶"-۹"-۱۲" قطر کے آر سی سی ایس اور ایس پریشر ٹائپ پائپ مہیا کرنا بچھانا اور ریڈنگ کے جوڑنا مع تعمیر مین ہولز مکمل کرنا۔ اور ٹیسٹ کرنا ساتھ ہی پندرہ انچ قطر آر سی سی پائپ مہیا کرنا بچھانا جوڑنا۔ برائے ڈسچارج مکمل	۵،۱۰،۶۰۰/-	۱۰،۲۱۲/-	۹ ماہ

ضروری نوٹ:۔ فون ۳۰۱۲

صرف ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کے رجسٹرڈ شدہ پائپ بنانے والی فیکٹریوں جو کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ میں بھی اے کلاس رجسٹرڈ ہوں کو ہی ٹنڈر دینے کا حق ہوگا۔ بصورت دیگر تمام اے کلاس ٹھیکیداروں کو منظور شدہ فیکٹریوں کے بنے ہوئے پائپ ہی استعمال کرنا ہوگا۔

مہتمم پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈویژن لائل پور

INF(M) 1929/67

ٹنڈر نوٹس

محکمہ انہار کے منظور شدہ ٹھیکیداران کلاس اے و بی سے برائے کام ریماڈلنگ سکیم کی اور ایکسٹنشن نہر بیاں والا راجباہ سربمہر ٹنڈر مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۶۸ء بوقت بارہ بجے دوپہر دفتر ایگزیکٹو انجنیئر حافظ آباد ڈویژن بمقام لائل پور لے جائیں گے۔ ٹنڈر محکمہ نہر کے منظور شدہ فارم نمبر ۱۷ ام جو کہ دفتر ہذا سے قیمتاً مل سکتا ہے ہونا ضروری ہے کام کا تخمینہ تقریباً ایک لاکھ سے زائد ہے

کام کی ضروری تفصیلات دفتر ہذا سے دوران اوقات دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہے

میاں عبدالخالق

ایگزیکٹو انجنیئر حافظ آباد ڈویژن

INF(M) 1976/67

تسلی زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

تاریخ احمدیت 8

— جلد ہشتم —

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے تاریخ احمدیت جلد ہشتم یعنی خلافت ثانیہ کے بابرکت دور کی تاریخ کی چوتھی جلد طبع ہو کر فروخت کے لئے بازار میں پہنچ چکی ہے یہ جلد ۱۹۳۴ء کے آخر سے لے کر ۱۹۳۹ء تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ خاص طور پر تین اہم امور کا ذکر اس جلد میں کیا گیا ہے۔

۱- تحریک جدید کا اجراء اور اس کی برکات اور نتائج

۲- خدام الاحمدیہ کی تحریک اور ۱۹۴۷ء تک اس کی تاریخ۔

۳- خلافت ثانیہ کی پچیس سالہ جوبلی۔

کتاب کا حجم ۷۲۵ صفحات ہے اور متعدد و نایاب اور نادر تصاویر اور دستاویزات سے مزین ہے اس کتاب کا پیش لفظ مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا ہے جو نہایت ہی ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے۔

کتاب مجلد ہے اور لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ کی مہنگائی کے باوجود قیمت صرف گیارہ روپے رکھی گئی ہے۔ ہر ایک کتب فروش سے یہ کتاب مل سکتی ہے اسی طرح سے

ادارۃ المصنفین

کے دفتر سے بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر ادارۃ المصنفین کے سٹال سے طلب فرمائیے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ربوہ کا مشہور و معروف دوا ساز ادارہ

— زیر نگرانی —

حکیم شیخ خورشید احمد ممتاز الاطباء

— رجسٹرڈ یونانی طبیب —

اس ادارہ میں تمام مرکبات نہایت عمدہ اعلیٰ اور مکمل اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور یونانی مفردات بھی صاف ستھری مناسب داموں میں ملتی ہیں۔

جملہ طبی ضروریات

— اور —

یونانی طریق علاج سے استفادہ کے لئے

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ میں تشریف لائیں۔

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

تریاق سل:۔

سل کی بیماری میں مفید و مجرب ہے۔ قیمت مکمل کورس دس روپے

تریاق کبیر:۔

امرت دھارا سے بھی زیادہ فوائد رکھنے والا مفید و مجرب نسخہ کھانسی نزلہ۔ سر درد۔ پیٹ درد اور ہیضہ کے لئے اکسیر ہے۔ نیز بچھو کے کاٹے پر ذرا سا لگانے اور کھانے سے فوری تسکین دیتا ہے۔

قیمت چھوٹی شیشی ۵۰ پیسے۔ درمیانی شیشی ایک روپیہ بڑی شیشی ایک روپیہ ۷۵ پیسے۔

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

بہترین مال | بالکل مناسب دام

شیخ جنرل سٹور

بالمقابل ایوان محمود گول بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

کرایہ کے لئے خالی

ایک کوٹھی واقع احاطہ نصرت خلافت کرایہ کے لئے خالی ہے۔ خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں۔

اعلان نکاح

ملک عبدالسمیع ولد ملک عبدالرحیم مرحوم نوشہروی کا نکاح سعیدہ فائزہ دختر ملک سردار احمد سے بعوض ۵۰۰۰/- حق مہر مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۷ء مسجد دارالذکر لاہور میں ملک مفضل کریم صاحب نے پڑھایا احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ (محمود احمد ملک ربوہ)

رمضان المبارک میں درسِ قرآن مجید کا دور مکمل ہونے پر اجتماعی دُعا

آخری تین سورتوں کا درس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے دیا

آخری روز کے درس اور اجتماعی دعا میں ہزاروں احباب کی شرکت

ربوہ ــــــ یکم رمضان المبارک سے نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کا جو سلسلہ جاری تھا وہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۶۸ء نماز مغرب سے قبل مکمل ہوگیا۔ اس دفعہ آخری تین سورتوں کا درس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیا۔ حضور ایدہ اللہ کے علاوہ امسال جن علمائے کرام نے اس درس میں حصہ لیا ان میں علی الترتیب محترم مولانا غلام احمد صاحب آف بدوملہی سابق مبلغ گیمبیا، محترم مولانا محمد صادق صاحب مبلغ بماڑا رسنگاپور اور ملایا، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ، محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح وارشاد اور محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا شامل ہیں۔

۲۹ رمضان کو نماز عصر سے قبل محترم مولانا ظہور حسین صاحب کے حصہ درس کے مکمل ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ چار بجے مسجد مبارک میں تشریف لاکر پہلے نماز عصر پڑھائی اور پھر قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا درس دیا جو قریباً پچاس منٹ تک جاری رہا۔ حضور نے ان ہرسہ سورتوں کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ بعد ازاں حضور نے نہایت پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں حاضر الوقت ہزاروں احباب شریک ہوئے۔ چنانچہ دنیا میں غلبۂ اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی روزافزوں ترقی کے لئے نہایت خشوع وخضوع اور درد و الحاح سے دعائیں مانگی گئیں۔

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد مبارک نے ذیل حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان سے فیض یاب ہونے والوں، قرآن مجید اور احادیث کے درس سننے والوں نیز آخری عشرۂ رمضان میں اعتکاف بیٹھنے والوں سے غیر معمولی طور پر پُر رہی اور اس طرح بڑی کثرت سے ذکر الٰہی بلند ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر آن جاری رہنے والے اس ذکر الٰہی اور ہزارہا قلوب سے نکلنے والی درد مندانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور اپنی اس قبولیت کی برکات سے ہمیں ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

جماعت کوئٹہ کے ایک مخیر دوست کی تشویشناک علالت

محترم بزرگ ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ کے مخیر اور مخلص بزرگ ہیں۔ وہ لمبے عرصے سے بیمار چلے آرہے ہیں آج کل ان کی علالت شدت اختیار کر گئی ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ آب وہوا تبدیل کی جائے چنانچہ آپ آج کل کراچی گئے ہوئے ہیں

یہ عاجز بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کر کے جماعت احمدیہ کوئٹہ کو ممنون فرمائیں

(محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

یہ سائیکل کن صاحب کا ہے

۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو دریائے چناب کے کنارے سے ایک سائیکل ملا ہے۔ جن صاحب کا ہو نشان بتا کر حاصل کرلیں۔

مبارک احمد طاہر۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

ربوہ میں اجتماعی وقارِ عمل

مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ساڑھے سات بجے صبح خدام الاحمدیہ ربوہ کا اجتماعی وقار عمل نزد مسجد القمر محلہ دارالصدر غربی الف منایا جائے گا انشاءاللہ العزیز۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ انشاءاللہ وقار عمل میں تشریف لائیں گے۔ ربوہ کے تمام خدام سے درخواست ہے کہ وہ سوائے اشد مجبوری کے لازمی طور پر وقار عمل میں شامل ہوں جو خدام شامل نہ ہوسکتے ہوں وہ باقاعدہ رخصت حاصل کریں۔ اس موقعہ پر انصاراللہ صاحبان سے بھی درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بھی اس وقار عمل میں تشریف لاکر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(خاکسار محمد ابراہیم ناظم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی ۱۵/۱۲/۶۷ نماز جمعہ کے دوران طبیعت یکدم خراب ہوگئی تھی۔ بروقت طبی امداد مل جانے کے باعث طبیعت سنبھل گئی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے طبیعت بالکل ٹھیک ہے اور حسب معمول دفتر میں آکر کام کرتے ہیں۔ احباب حضرت مولوی صاحب کی صحت و عافیت اور لمبی عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دکانات کے اجازت نامے

جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دکانات کے اجازت نامے انشاءاللہ ۸ جنوری ۱۹۶۸ء سے جاری کئے جائیں گے۔ عارضی دکان لگانے کے خواہشمند احباب ۸ جنوری کو صبح ۹ بجے دفتر منتظم بازار سے اپنا اجازت نامہ حاصل کرلیں۔

(منتظم بازار۔ جلسہ سالانہ)

شیزان
پھلوں کے خالص جوس

نفاست اور پاکیزگی میں یکتا
لذت اور سرور میں لاثانی
تازگی اور صحت کیلئے بے مثال

پاکستانی باغات کے تازہ پھل خالص جوس کی شکل میں،

سیب ۵۰ پیسہ ـ انار ـ آلو بخارا
انگور ـ آم ـ مالٹا ۳۵ پیسہ

نئی پیشکش
صرف ۳۵ پیسہ میں

جلسہ سالانہ

کے ایام پر ہمارے کسی بھی اسٹال پر تشریف لاکر فرحت بخش
شیزان ـــــ پھلوں کے خالص جوس نوش فرماویں

مظفر اینڈ سنز گنج مغلپورہ
سول ایجنٹس برائے قصور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ